امیر ملت امین ملت قبلہ عالم حضرت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری



زیر سرپرستی: زبدۃ العارفین شمس الملت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

نگران اعلیٰ
جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضِ روحانی اعلیٰحضرت عظیم البرکت سراج الملت والدین مولانا الحاج الحافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسرپرستی زبدۃ العارفین شمس الملت عالیجناب مولانا الحاج الحافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہم

بظلِ حمایت

زبدۃ العارفین معین الملۃ مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہم

انجمن خدام الصوفیہ کا دینی مذہبی شریعت و طریقت کا علمبردار

صوفیائے کرام کی جان اور علمائے اعلام کا دلنواز رسالہ

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

شمارہ		جلد
۹	بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۶۶ عیسوی مطابق ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۵ ھجری	۵۸

نگرانِ اعلیٰ : منبع رشد و ہدایت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مدیر و معاون : مولانا عبدالعزیز صاحب مرتضائی قصوری

چندہ سالانہ : ۵ روپے فی کاپی ۵۰ پیسے

اراکین حضرات سے ۳۰ روپے

معاونین سے — ۲۰ روپے

فہرست مندرجات

○

اس دائرہ میں اگر آپکے اس رسالہ میں سرخ نشان ہے تو آپ سمجھ لیں کہ اس ماہ میں میرا چندہ ختم ہو گیا ہے اور مجھے اپنی اولین فرصت میں مبلغ پانچ روپے منی آرڈر کر دینے چاہئیں تاکہ ادارہ کو انتظار نہ کرنا پڑے

صلِّ علیٰ پڑھیے

صوفی ابو عبد الوہاب زاہد چشتی

رسول اللہ کے نام پاک پر صلِّ علیٰ پڑھیے
بہ توفیق و طلب شام و سحر صلِّ علیٰ پڑھیے

بصدقِ دل بہ ہنگام سفر صلِّ علیٰ پڑھیے
یہی ہے رہنمائے معتبر صلِّ علیٰ پڑھیے

خدا شاہد بلائیں روز و شب رد ہوتی رہتی ہیں
مصیبت میں بصدق دل صلِّ علیٰ پڑھیے

محمد مصطفیٰ کا جب زباں پر نام آجائے
ادب سے اس مقدس نام پر صلِّ علیٰ پڑھیے

مٹے احساسِ ناکامی سکونِ دل میسر ہو
دعاؤں کو بھی مل جائے اثر صلِّ علیٰ پڑھیے

ملے روشن ضمیری اہل دل کی بے ضمیری کو
ہو نور معرفت حاصل اگر صلِّ علیٰ پڑھیے

گواہی دے رہی ہیں صاف یہ آیاتِ ربانی
بروحِ صاحبِ خیر البشر صلِّ علیٰ پڑھیے

عقیدت چاہیئے اہل طلب ذاتِ محمدؐ سے
سر محفل بالفاظِ دگر صلِّ علیٰ پڑھیے

غم و آلام، فاقے تشنگی اور جورِ بے پایاں
یہ سب کافور ہو جائیں اگر صلِّ علیٰ پڑھیے

مٹے گی اس سے تاریکی ملے گی روشنی دل کو
سراپائے بصیرت ہو نظر صلِّ علیٰ پڑھیے

گماں ہو بحرِ عصیاں میں بھلا کیوں ڈوب جانے کا
بنامِ سیّدِ رسل مگر صلِّ علیٰ پڑھیے

ہر اک ذرہ نشانِ منزلِ مقصود بن جائے
جو راہِ شوق میں ہر گام پر صلِّ علیٰ پڑھیے

شبِ فرقت یہی ہے باعثِ تسکینِ دل زاہد
کہ نامِ احمد مختار پر صلِّ علیٰ پڑھیے

قربانی کے مسائل

مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری

مسلمانوں کے لئے سال میں دو عیدیں آتی ہیں۔ ایک عید الفطر دوسری عید الاضحیٰ۔

عید الفطر شوال کی یکم کو اور عید الاضحیٰ ماہ ذوالحجہ کی دسویں کو۔

عید کے معنی ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے ـــ کہتے ہیں کہ عید کو اس لئے عید کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے (المنجد) عید الاضحیٰ کے دن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یاد منائی جاتی ہے اس دن انہوں نے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو قربان کیا تھا۔ بیٹے کی قربانی اطاعت رب تعالیٰ کا بہترین نمونہ تھا اس لئے اہل اسلام کو اس دن کے منانے کا حکم ہوا۔ دونوں عیدوں کی نماز اور اس کا وقت ایک ہے مگر احکام میں عید الفطر کے دن سے قدرے تفاوت ہے۔ وہ یہ کہ اس دن میں عید کی نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھانا مستحب ہے اور عید گاہ کو جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتے ہوئے جانا چاہیے۔ عید الفطر میں نماز کے علاوہ افضل عمل صدقہ فطر ہے۔ جس سے غربا کے ساتھ مروت ہوتی ہے۔ اس دن میں بہترین عمل قربانی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہر کے مقیم لوگوں پر جو نصاب قدر مال کے مالک ہوں قربانی واجب ہے۔ امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ وجوب کی دلیل اس پر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مواظبت پیش کرتے ہیں۔ نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک صحابی کو فلیعد بھ مکانھا اخریٰ "پس چاہیئے کہ وہ اس جگہ پر دوسرا جانور ذبح کرے" فرمانا اس کے واجب ہونے کا عنوان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ما عمل ابن آدم من عمل یوم
النحر احب الی اللہ من اہراق
الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ
بقرونھا واشعارھا واظلافھا

وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ
قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا
نَفْسًا - (مشکوٰۃ)

"ابن آدم کا یوم نحر میں کوئی عمل خون بہانے کے عمل سے زیادہ محبوب نہیں - بتحقیق وہ آئے گا - قیامت کے دن اس کے سینگوں اور اس کے بالوں اور اس کے کھروں کے ساتھ اور بتحقیق خون قبل اس کے کہ وہ زمین پر پڑے اللہ کے نزدیک قبولیت کے مکان میں پڑتا ہے - پس تم اس کے ساتھ خوش ہو۔"

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں - کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیام مدینہ کے دس سال کے عرصہ میں ہر سال قربانی دیتے تھے - زید ابن ارقم راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ ما ھٰذہٖ الاضاحی " یہ قربانیاں کیا ہیں" آپ نے فرمایا - سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام - تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے انہوں نے عرض کیا - ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا بکل شعرۃٍ حسنۃ - جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی - انہوں نے کہا ، اگر جانور صوف والا ہو تو آپ نے فرمایا - صوف سے ہر بال کے بدلے ایک نیکی -

قربانی کے ایام

قربانی کے لئے تین دن ہیں دسویں گیارہویں ، بارھویں - دسویں ذوالحجہ کو جو عید کی نماز پڑھنے کا بھی دن ہے صبح صادق کے طلوع سے قربانی ذبح کرنے کا وقت شروع ہوتا ہے - مگر شہریوں کے لئے عید کی نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنا جائز نہیں - دیہاتیوں کے لئے جائز ہے -

قربانی کے جانور

قربانی تین قسم کے جانوروں سے دی جاسکتی ہے -

بکرا :- اس میں بھیڑ - دنبہ - مینڈھا نر و مادہ شامل ہیں

گائے : اس میں بیل - بھینس - بھینسا داخل ہیں

اونٹ :

بکرا اور اس قسم کے جانور ، ایک سال کا ہو - گائے اور اس کی قسم کا جانور دو سال کا اور اونٹ ۵ سال کا ہونا چاہیئے - بھیڑ یا دنبہ اس سے کم عمر کا اگر خوب موٹا تازہ ہو کہ ایک سال کے جانوروں میں مل جاتے تو ان سے کم معلوم نہ ہو ، جائز ہے -

قربانی کے عام مسائل

قربانی کے پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے اس کے بعد دوسرے دن گیارھویں کو - اس کے بعد بارھویں کو اگر بارھویں کو غروب آفتاب تک قربانی نہ کر سکے تو اس کو قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگی - ذبح کی راتوں میں بھی اگرچہ قربانی ہو سکتی ہے مگر کراہت ہے خصی کی قربانی افضل ہے - جانور کا تندرست سالم الاعضا ہونا ضروری ہے - بیمار ، لاغر جس کی ہڈی میں مغز نہ رہا ہو - لنگڑا جو مذبح تک نہ جا سکے - اندھا - کانا - ناک کان دُم - غرضی کوئی عضو تہائی سے زیادہ نہ کٹا ہو - ایسے جانور کی جس کے دانت سرے سے پیدا ہی نہ ہوئے ہوں یا بکری کا ایک اور بھینس کے دو تھن نہ ہوں یا علاج سے

ایسے خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے قربانی درست نہیں ہے۔ اونٹ۔ گائے۔ بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ خریدتے وقت نیت شرکت کرنی چاہیئے۔ بے نیت شرکت خریدنا پھر شرکت کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کس طرح کریں

اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ خود بخود نہ ہو سکے یا نہ کرے تو دوسرے سے کرا سکتا ہے۔ مگر اجازت ضروری ہے اور سنت ہے کہ اپنے سامنے قربانی کرائے۔ جانور کو بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے نہ ایسے کو ذبح کیا جائے نہ جانور کے سامنے چھری تیز کریں نہ ایک کو دوسرے کے سامنے ذبح کریں جب تک سرد نہ ہو جائے کھال نہ اتاریں۔ بہتر ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے یہ پڑھیں۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ
وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

جانور کو قبلہ رو بائیں پہلو پر لٹائیں اور اپنا دایاں پاؤں اس کے شانے پر رکھیں اور تیز چھری سے اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر جلد ذبح کریں نہ ایسا گہرا کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے۔ اگر کوئی جانور کو پکڑے تو بہتر ہے کہ وہ بھی تکبیر کہتا جائے اگر اپنا جانور ذبح کرے تو بعد ذبح پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ
خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

دوسرے کا ہو تو منی کی جگہ من کہنے کے بعد اس کا نام لے۔ گوشت کے تین حصے برابر کرنا بہتر ہے۔ ایک اپنا ایک اقربا و احبا کا ایک فقرا کا حصہ اگر تول کر تہائی کر لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ وہ تخمیناً اتنا ہو کہ ثلث سے کم نہ ہو اگر سب خود رکھے یا بانٹ دے یا سب فقرا کو دے دے تو اس میں حرج نہیں۔ جو صاحب نصاب نہیں اس پر قربانی نہیں لیکن اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدے گا تو خاص اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی جو صاحب نصاب ہو اس پر اسی جانور کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ مگر اسے بھی بے وجہ بدلنا بہتر نہیں ہے۔ پوست قربانی یا اس کی قیمت کا کوئی جز اجرت قصاب میں دینا حرام ہے۔ ایسے کی قربانی بارگاہِ قبول سے محروم ہے۔ یونہی قربانی کے جانور کی قیمت میں مجرا کرنا حرام ہے۔

صلائے خیر

قارئین رسالہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی قربانی کی کھال کی قیمت یا اس کا کچھ حصہ ادارۂ انوار الصوفیہ کو ارسال کر دیں تاکہ اس طریقے سے اس کی معاونت ہو جائے جو احباب یہ رقوم ارسال فرمائیں گے ان کے اسماء گرامی بصد شکریہ شائع کئے جائیں گے۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب ۳۸ دفتر دوم

اس بیان میں کہ اہل اللہ کو باطن میں دنیا کے ساتھ رائی کے دانہ جتنا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ اگرچہ بظاہر دنیا اور دنیا کے اسباب میں مشغول ہوتے ہیں۔ حاجی محمد یوسف کشمیری کی طرف صادر فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

خدا تعالیٰ کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی صحبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو۔ یا اس کے باطن کو دنیا کے ساتھ اس قدر تعلق ہو۔ یا دنیا کی اتنی مقدار اس کے باطن میں گزرتی ہو۔ باقی رہا اس کا ظاہر جو باطن سے کئی منزلیں دور پڑا ہے۔ اور آخرت سے دنیا میں آیا ہے اور اس نے لوگوں کیساتھ اختلاط پیدا کیا ہے تاکہ وہ مناسبت حاصل ہو۔ جو افادہ اور استفادہ میں مشروط ہے اگر دنیا کی کلام کرے اور دنیاوی اسباب میں مشغول رہے۔ تو گنجائش رکھتا ہے اور کچھ مذموم نہیں بلکہ محمود ہوتا ہے تاکہ بندوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور افادہ او استفادہ کا طریق بند نہ ہو جائے۔ پس اس شخص کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہوتا ہے اور جو نما گندم فروش کا حکم رکھتا ہے۔ ظاہر میں لوگ اس کو اپنی طرح گندم نما جو فروش تصور کرتے ہیں۔ اور اس کے ظاہر کو اس کے باطن سے بہتر جانتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ بظاہر بے تعلق دکھائی دیتا ہے مگر باطن میں گرفتار ہے۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ یا اللہ تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ

سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کا

راستہ اختیار کیا اور حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو لازم پکڑو

مکتوب ۳۹

اصحاب یمین اور اصحاب شمال اور سابقین کے بیان میں عبدالباقی سارنگپوری کی طرف صادر فرمایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

خدا تجھے ہدایت دے تجھے واضح ہو کہ اصحاب شمال ظلماتی حجابوں والے لوگ ہیں اور اصحاب یمین نورانی حجابوں والے سابقین وہ لوگ ہیں جو ان حجابوں سے نکل گئے اور ایک قدم شمال پر اور ایک قدم یمین پر رکھکر سبقت کا گیند اصل کے میدان میں لے گئے ہیں، اور ظلال امکانی اور ظلال وجوبی سے اوپر گزر گئے ہیں، اور اسم وصفت اور شان و اعتبار سے سوائے ذات اور کچھ نہیں چاہتے۔

اصحاب شمال ارباب کفر و شقاوت ہیں، اور اصحاب یمین اہل اسلام اور ارباب ولایت ہیں سابقین بالاصالت انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات ہیں۔ یا وہ لوگ جن کو تبعیت و وراثت کے طور پر اس دولت سے مشرف فرمائیں۔ یہ دولت تبعیت کے طور پر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بزرگوار اصحاب میں زیادہ تر پائی جاتی ہے۔ اصحاب کے سوا دوسرے لوگوں میں بھی شاذ و نادر طور پر متحقق و ثابت ہے۔ حقیقت میں یہ شخص بھی زمرۂ اصحاب میں سے ہے اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات سے ملنے والا ہے۔ اس شخص کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لا یُدری اوّلھم خیرٌ ام آخرھم

نہیں معلوم ان میں سے اول اچھا ہے یا آخیر کا۔

اگرچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ خیرُ القرونِ قرنی۔ سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے" لیکن اس کو باعتبار قرون کے فرمایا ہے اور اس کو باعتبار اشخاص کے واللہ سبحانہ اعلم۔

لیکن اہل سنت کا اجماع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد شیخین کی افضلیت پر ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سبقت لے گیا ہو۔ اس امت کے سابقوں کے سابق اور اس ملت کے پہلوں کے پہلے وہی ہیں، حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ انہی کے ذریعہ افضلیت و اسبقیت کی دولت سے مشرف ہوئے ہیں اور انہی کے واسطہ سے دوسروں سے بڑھ گئے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے اور خطبہ میں خلیفۃُ خلیفۃِ رسول اللہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا خلیفہ پڑھا کرتے تھے۔ اس معاملہ کا شہسوار کے ساتھ ہمراہی

اختیار کرنے اور خاص خاص اوصاف میں اس کے ساتھ شریک ہو۔

اب ہم اصل بات کو بیان کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ سابقین یمین اور شمال کے احکام سے خارج ہیں اور ظلمانی اور نورانی معاملات سے برتر ہیں۔ ان کی کتاب یمین وشمال کی کتاب کے سوا ہے۔ ان کا محاسبہ اصحاب یمین اصحاب شمال کی طرح ان کے محاسبہ سے ورا الورا ہے۔ ان کا کاروبار علحدہ ہے اور ان کے نازو ادا الگ ہیں۔ اصحاب یمین اصحاب شمال کیطرح ان کے کمالات سے کیا پا سکتے ہیں اور ارباب ولایت عام مومنوں کی طرح ان کے اسرار سے کیا حاصل کر سکتے ہیں قرآن کے حروف مقطعات ان کے اسرار کی رمزیں ہیں اور فرقانی متشابہات ان کے درجات وصول کے خزانے ہیں۔ اصل کے وصول نے ان کو ظل سے فارغ کر دیا ہے اور ارباب ظلال کو ان کی خاص حریم سے دُور کر دیا ہے یہی لوگ مقرب ہیں اور رُوحٌ وَّ رَیحَانٌ انہی کے نصیب ہے یہ وہ لوگ ہیں جو فزع اکبر یعنی قیامت سے غمناک نہیں ہوتے اور دوسروں کی طرح قیامت کے ڈر سے بے قرار نہیں ہوتے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْھِمْ فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بِصَدَقَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ وَالْبَرَکَاتُ۔

یا اللہ! تو سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہم کو ان لوگوں کے محبوں میں سے بنا کیونکہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی۔

خیر مقدم رسالہ "انوار الصوفیہ"

مکرم ومعظم جناب مولانا غلام رسول صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

رسالہ انوار الصوفیہ اسم بامسمیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو تا قیامت جاری رکھے اور میرے جیسے تیرہ دلوں کو منور فرماتا رہے۔ کیونکہ یہ امام زمان مجدد دوران پیشوائے صوفیا شاہ صاحب محدّث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ سے وابستہ ہے۔ انوار الصوفیہ حقیقت میں آفتاب نبوت کے انوار کا حامل ہے۔ میں اپنے پیارے یاران طریقت کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں اور جسطرح بھی ہو سکے انوار الصوفیہ کی اشاعت پانچ ہزار تک پہنچا دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ میرے خیال میں ذی ثروت اور صاحب استطاعت حضرات صدقات وزکات سے یتیم وغریب طلباء وعلماء وغیرہ اہل شوق مساکین کے نام رسالہ جاری کرا دیں تو تبلیغ دین کا باعث ہوگا۔ کیونکہ انوار الصوفیہ کی اشاعت سے تبلیغ حق واشاعت اسلام ہے۔ یہ رسالہ انکا قوی آرگن ہے جسکا زندہ رکھنا انکی زندگی کا مترادف ہے حرکت میں برکت ہے۔ سب اپنے فرض کو ادا کریں اور مل کر پوری جدوجہد کریں

راقم محمد طاہر ... نقشبندی ... امراؤ آبادی

سوال و جواب

از
مولانا غلام رسول گوہر

سوال۔ میں نے تجارتی کاروبار شروع کیا ہے۔ مہربانی کر کے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے میرے کاروبار کو فروغ اور ترقی ہو اور رزق میں کشائش ہو۔ (تابش انصاری)

جواب:۔ آپ ہر روز یا مُغنی گیارہ سو بار اور سورۃ مزمل چالیس بار پڑھا کریں اگر سورۃ مزمل چالیس بار نہ پڑھی جائے تو ہر روز گیارہ مرتبہ ہی پڑھ لیا کریں انشاء اللہ آپ کا کام خوب چلے گا اور رزق میں کشائش ہوگی۔

سوال۔ یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جو اپنے وعظ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ علم غیب اللہ ہی کا خاصہ ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ آپ اس مسئلہ کی اپنے رسالہ میں وضاحت کریں۔ تاکہ ہم لوگوں کو اطمینان ہو (مستری اللہ دین لائل پور)

جواب: علم غیب دو طرح پر ہے۔ ایک ذاتی ایک عطائی۔ ذاتی علم غیب بجز اللہ کے کسی کو نہیں اور عطائی علم اس کے رسولوں اور نبیوں کو ہے۔ اس کے دلائل یہ ہیں۔

وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء

"اور نہیں ہے اللہ کہ مطلع کرے اوپر غیب کے تم کو اور لیکن جس کو چن لے پسند کرے، رسولوں سے جسے چاہے۔" (آل عمران ۴/۱۸)

فلا یظھر علی الغیب احدا الا من ارتضیٰ من رسول (سورہ الجن ۲۹/۲)

"پس نہیں آگاہ کرتا اوپر غیب کے کسی کو مگر جس کو برگزیدہ کرے رسولوں سے۔"

ان مذکورہ آیات قرآنی سے ثابت ہوا کہ اللہ عزوجل عالم بالذات ہے۔ اس کے بتائے بغیر کوئی شخص اگرچہ کتنا ہی ذیشان ہو۔ ایک حرف بھی نہیں جان سکتا۔ وہ اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو رسولوں کو جتنا چاہے اور جب چاہے علم غیب عطا کر دیتا ہے جو کوئی رسولوں

اور نبیوں سے مطلق علم غیب کی نفی کرے وہ نص قرآن کا انکار کرتا ہے جو بلا ریب کفر ہے۔ ایمانداروں کا وصف قرآن پاک میں یومنون بالغیب۔ فرمایا گیا ہے کہ وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب کا پتہ کس نے دیا تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ کے رسولوں نے اس سے ثابت ہوا کہ ان کو من جانب اللہ وحی اور الہام سے غیب پر اطلاع ہے۔

سوال۔ معجزہ اور کرامت کے مابین کیا فرق ہے؟

(عبدالغفور کوٹ لکھپت)

جواب۔ معجزہ اور کرامت اپنی حقیقت اور علت کے لحاظ سے ایک ہی چیز ہے۔ معجزہ خارق عادت امر کو کہتے ہیں اور کرامت بھی خارق عادت امر کو۔ ان دونوں کے درمیان متعلق کے اعتبار سے فرق ہے اگر کوئی خارق عادت امر نبی سے صادر ہو تو معجزہ ہے اگر ولی سے جو متبع رسول ہے صادر ہو تو کرامت ہے۔ دوسرا فرق ان دونوں کے مابین یہ ہے کہ معجزہ نبی کے لئے ضروری ہے۔ اس سے نبی کی نبوت کی تصدیق ہوتی ہے مگر کرامت ولی کے لئے ضروری نہیں اور نہ ہی ولایت کا کرامت پر انحصار ہے۔ بہت سے اولیاء ایسے بھی ہوئے ہیں جن سے ساری عمر ایک کرامت بھی صادر نہیں ہوئی۔

سوال۔ ولی کس کو کہتے ہیں؟

(اصغر علی مرڑ کلاں چک ۲۴۲ ضلع شیخوپورہ)

جواب۔ ولی کے معنی قریب ہونے والا یا قریب کیا گیا۔ اس کے علاوہ اس کے معنی دوست اور مددگار کے بھی ہیں۔ یہ لفظ ولایت سے متعلق ہے اور ولایت ان مذکورہ معانی میں کلام عرب میں مستعمل ہے۔ شریعت میں ولی اس ایمان دار کو کہتے ہیں جو حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اس کی عبادت پر مواظبت کرے اور لذات دنیا اور شہوات نفس میں منہمک نہ ہو اور معاصی و آثام سے مجتنب ہو اور اپنی عبادات اور حسنات کی کثرت پر فخر نہ کرے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور طریق کا التزام کرے جو شریعت و سنت کا خلاف کرے وہ ولی نہیں ہے اگرچہ ہوا میں پرواز کرے یا آگ کھائے یا اس میں چلے یا سمندر کی سطح پر چلے اور اس کا قدم تر نہ ہو۔

سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر کی اتباع کی اس سے ثابت ہوا کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ بالکل باطل اور غلط ہے۔ نبی کی شان اتنی بلند ہے کہ اس کے دیکھنے والے ایمان داروں کی گرد کو بھی ولی نہیں پا سکتا۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے قصہ سے ولایت کے نبوت سے افضل ہونے پر استدلال کرنا کوتاہ نظری نہیں بلکہ جہالت و سفاہت ہے۔ ان کا استدلال اس طرح باطل ہے کہ خضر علیہ السلام رسول تھے۔ ان کو اللہ نے خطاب کیا اور ان پر وحی نازل ہوئی۔ لیکن وہ مرسل نہیں تھے ان کو اللہ نے ایک خاص علم تکوین عالم کا عطا کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی رسول تھے۔ ان کو اللہ نے علم شریعت عطا کیا تھا۔ جس پر ثواب و عذاب اور جنت و نار کا انحصار ہے۔

جب خضر علیہ السلام کا رسول ہونا ثابت ہوگیا تو ولایت کا نبوت سے افضل ہونے کا استدلال باطل ہوگیا۔ کیونکہ رسول نے ولی کی اتباع نہیں کی بلکہ ایک رسول نے ایک رسول ہی کی اتباع کی ہے۔ نیز حضرت موسٰی علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کی ایک خاص علم حاصل کرنے کے لئے جو اتباع کی ہے تو وہ اپنے اختیار سے اپنے علم میں اضافہ کے لئے کی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسٰی علیہ السلام کے لئے ابتلا بھی تھا اس لئے کہ جب ان سے کسی بنی اسرائیلی نے سوال کیا کہ تم سے بھی زیادہ علم والا کوئی ہے؟ تو انہوں نے بجائے اس کے کہ کہتے اللہ ہی خوب جانتا ہے، یہ کہا کہ کوئی نہیں اللہ کو موسٰی علیہ السلام کا یوں کہنا پسند نہ آیا ان کی تادیب اور اصلاح کے لئے جو ان سے رتبہ میں کمتر ہے اس کا علم میں محتاج کر دیا۔

شرح فقہ اکبر ص۱۲۶ میں ہے۔

ان الولی لا یبلغ درجۃ النبی لان الانبیاء علیھم السلام معصومون مامونون عن خوف الخاتمۃ مکرمون بالوحی حتی فی المنام وبمشاھدۃ الملائکۃ الکرام مامورون بتبلیغ الاحکام و ارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام۔

"بے شک ولی نہیں پہنچتا نبی کے درجہ کو اس لئے کہ انبیا علیہم السلام معصوم اور مامون ہیں خاتمہ کے خوف سے عزت بخشے ہوئے ہیں ساتھ وحی کے یہاں تک کہ ان کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اور ملائکہ کرام کے مشاہدہ کے ساتھ حکم دیئے گئے۔ احکام کی تبلیغ اور لوگوں کی رہنمائی کا اولیاء عظام کے کمالات کے ساتھ متصف ہونے کے بعد"

اس سے معلوم ہوا کہ انبیا میں نبوت کے ساتھ ولایت بھی ہوتی ہے اور اولیا میں صرف ولایت اس کے بعد چند سطور چھوڑ کر لکھا ہے۔

عن لبعض الکرامیۃ جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ والحاد وجھالۃ۔

بعض کرامیہ کا کہنا ہے کہ ولی کا نبی سے افضل ہونا جائز ہے، کفر ہے۔ گمراہی ہے۔ زندقہ ہے، اور جہالت ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

معین الملت مولٰنا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب کا فرمان

ملفوظات امیر ملت قدس سرہٗ کا ہر پیر بھائی کے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے اسکے پڑھنے سے ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہر پیر بھائی عرس شریف پر دو روپے ملفوظات کے لئے اپنے زاد راہ سے زائد لائے۔ ملفوظات ملنے کا پتہ

(۱) گدائے مدینہ منزل : علی پور شریف

(۲) جوہر الملت منزل : علی پور شریف

گلہائے نعت

حضرت مولانا درد کاکوروی عزیز آباد کراچی

چشمِ پاکِ مصطفےٰ میخانہ بن کر رہ گئی
میری مے نوشی لبِ پیمانہ بن کر رہ گئی!

جب تجلیٔ نبی جانانہ بن کر رہ گئی
میری ہر ہر آرزو کاشانہ بن کر رہ گئی!

شکرِ حق ہے اللہ اللہ ساقیٔ کوثر کی آنکھ
سورۂ والشمس کا میخانہ بن کر رہ گئی

ہیں یہ گیسوئے نبی یا طرۂ واللیل ہے
عقل فرزانہ مری دیوانہ بن کر رہ گئی

بستیاں اسلام کی اس درجہ دنیا میں بسیں
کفر آبادی جو تھی، ویرانہ بن کر رہ گئی

جب شبِ معراج حضرت کو خدا نے کی عطا
لن ترانی کی صدا افسانہ بن کر رہ گئی

آپ وہ شمعِ رسالت ہیں نبوت میں حضور
خود حقیقت آپ کا پروانہ بن کر رہ گئی

گیسوئے واللیل کی خوشبو جو پھیلی ہر طرف
ہر طرف بادِ صبا مستانہ بن کر رہ گئی

ساقیٔ کوثر سے امت کو محبت ایسی ہے
حوضِ کوثر کے لئے رندانہ بن کر رہ گئی

منہ میں دندانِ مبارک کی وہ بتیسی جو تھی
از پئے حمدِ خدا دردانہ بن کر رہ گئی

رنگ لائی یوں گدائی جلوۂ الفقر کی
ہر فقیرانہ صدا شاہانہ بن کر رہ گئی

ہے درودِ پاک پڑھنے سے تمنا دردِ دل
گیسوئے واللیل کا پھر شانہ بن کر رہ گئی

سر جھکایا آستانِ مصطفےٰ پر درد جب
تو عقیدت سجدۂ شکرانہ بن کر رہ گئی

اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم و عالمیان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی

سوانح حیات کی چند جھلکیاں

مولانا ابو النور قاضی محمد فاضل صاحب کوھاٹی

راقم اگرچہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء سے داخل سلسلہ ہوا لیکن بوجہ ملازمت معیت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا بہت کم موقعہ میسر ہوا۔ جس قدر حالات راقم کو معلوم ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔

برکات علی پور شریف میں سفر دکن کے حالات مفصل درج ہیں کہ حیدر شاہ نے حضور انور رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کیا کیا اور حضور انور رحمۃ اللہ علیہ کس طرح کامیاب سفر سے واپس آئے۔

اظہار حق ایک بار حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ مسجد حضرت حاجی مہاجر صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں وعظ فرما رہے تھے کہ ہنگو کا ایک خان غلام احمد دوران وعظ میں کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حد سے نہ بڑھاؤ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ مردود کون ہے اسے مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کرنا، اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حد کسے معلوم ہے اور آیات اور احادیث سنانی شروع کر دیں۔ غلام احمد مذکور کو ذلیل کر کے مسجد سے نکال دیا گیا وہ کچہری پہنچا اور عرائض نویسان کے پاس گیا کہ دعوے لکھو۔ ان میں اکثر ہندو تھے۔ کسی نے بھی اس کا دعوے لکھنے کی حامی نہ بھری، اور نہ ہی کسی وکیل نے اس کی طرف سے پیش عدالت ہونے کی آمادگی ظاہر کی۔ آخر اس نے خود ہی ایک درخواست لکھ کر عدالت میں پیش کر دی۔ مجسٹریٹ انگریز تھا۔ اس نے پوچھا۔ جلسہ کا صدر کون تھا اس نے جواب دیا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ خود صدر تھے مجسٹریٹ نے حکم لکھا کہ ان کی صدارتی تقریر میں تم نے بغیر اجازت حاصل کئے اٹھ کر مداخلت کی۔ اگر تم وہاں پر قتل بھی ہو جاتے تو کوئی جرم نہ تھا۔ یہ سب تمہارا اپنا قصور ہے۔ درخواست خارج۔ اس دن سے وہ ذلیل ہوا۔ آخری عمر میں بیمار ہوا۔ تین چار سال بیمار رہا کوئی اس کا پرسانِ حال نہ تھا۔ نہایت ذلیل ہو کر مرا —

تحریک خلافت تحریک خلافت میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے طول وعرض میں دورے کئے۔ تبلیغ فرمائی ایک کثیر رقم اپنی طرف سے بھجوائی۔ خلیفۃ المسلمین کی طرف سے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو سند اور تمغے ملے۔ لائل پور میں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ طبع ہو چکا ہے۔

ہجرت تحریک خلافت کے دور میں جب کانگرسیوں نے دیکھا کہ مسلمان اور ہندو اکٹھے ہو گئے ہیں۔ تو انہوں نے پہلی چال یہ چلی کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ کانگرسی مولویوں سے فتوے شائع کرائے کہ ہجرت فرض ہے اس لئے ہجرت کرو۔ مسلمانوں نے اپنی جائدادیں اونے پونے بیچیں اور کابل کو روانہ ہو گئے۔ کوہاٹ سے بہت سے لوگ اور یاران طریقت تیار تھے لیکن یاران طریقت نے پہلے ایک وفد بھیجا جو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے دھنیک میں ملا۔ حضور قبلہ عالم نے فرمایا۔ کوئی ہجرت نہیں اگر ہجرت فرض ہے تو یہ مولوی ہجرت کیوں نہیں کرتے اگر ہجرت ہو گی تو میں پہلے ہجرت کروں گا۔ اور ہجرت مدینہ طیبہ کو ہو گی۔ چند دن کے بعد دیکھ لو گے کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ مہاجر واپس آنے لگے۔ کابل والوں نے انہیں نہ چھوڑا وہاں گنجائش کہاں تھی۔ اس طرح بہت سے مسلمان تباہ و برباد ہو گئے۔

دوسری چال یہ چلی گئی کہ فتویٰ دلایا گیا کہ نوکریاں چھوڑ دو۔ چنانچہ بہت سے مسلمانوں نے نوکریاں چھوڑ دیں۔ حضور انور رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقعہ پر مسلمانوں کو ملازمتیں چھوڑنے سے روکا اور ہندو کانگرسیوں کے شر سے بچایا۔

فتنۂ ارتداد تحریک خلافت کے وقت کانگرس مسلمانوں کے ہمراہ شامل ہو گئی تھی اور متحدہ مطالبہ شروع ہو گیا تھا کہ انگریزوں کو نکال دیا جائے۔ اس شمولیت کو توڑنے کے لئے فتنۂ ارتداد شروع کیا گیا اور علاقہ یو۔ پی وغیرہ کے پسماندہ اور جاہل مسلمانوں کو ہندو بنانا شروع کیا گیا۔ اسوقت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی واحد ہستی تھی۔ جنہوں نے اس تحریک کا مقابلہ کیا۔ مبلغین بھیجے۔ مدرسے قائم کئے۔ ہسپتال بنائے اور ہر طرح سے اس فتنۂ کا سد باب کیا۔ ان دنوں میں مسجد پٹولیاں لاہور میں رہتا تھا۔ ان دنوں ایک کتاب کفر توڑ شائع ہوئی تھی میں نے ایک کتاب خریدی تھی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے۔ میں نے وہ کتاب پیش کی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جاؤ جتنی کتابیں ملتی ہیں۔ خرید لاؤ۔ تمام کتب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ کے لئے بھیجدیں۔ بعد میں انگریزوں نے یہ کتاب ضبط کر لی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں بار آور ہوئیں اور فتنۂ ارتداد ختم ہو گیا۔ اس کی مکمل روئداد شائع کی گئی۔

شارداایکٹ ہندو ممبران نے ہندوؤں کیلئے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا۔ کہ نابالغ لڑکی کی شادی خلاف قانون قرار دی جائے۔

بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی اسے پسند کیا اور تجویز پیش کی کہ یہ بل صرف ہندوؤں کے لئے نہ ہو عام کیا جاوے چنانچہ شاردا بل پاس ہوگیا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی واحد ذات تھی۔ جنہوں نے اعلان کیا کہ یہ بل نہیں رہ سکتا۔ جس روز یہ رائج ہوگا۔ اسی روز میں خود نابالغ لڑکیوں کے نکاح پڑھوں گا۔ اور اعلان فرما دیا کہ اس تاریخ کو نکاح پڑھ کر پولیس میں رپورٹ درج کرا دی جائے۔ بعض معزز ممبران نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ بچیوں پر رحم فرمائیں۔ فرمایا۔ میں رحم ہی کر رہا ہوں۔ میں زیادہ سے زیادہ نکاح پڑھاؤں گا۔ جس تاریخ کو یہ بل نافذ ہونا تھا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ پشاور میں تشریف فرما تھے۔ ٹھیک بارہ بجے رات حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ نے پشاور میں خود خطبہ نکاح پڑھے اور پولیس کو اطلاع دے دی کہ میں نے نکاح پڑھ دیئے ہیں شاردا ایکٹ توڑ دیا ہے جو کرنا ہو کر لو لیکن ہونا کیا تھا۔ شاردا ایکٹ نافذ ہوتے ہی ختم ہوگیا۔

مسجد شہید گنج راقم کو اس غرض سے نہیں کہ مسجد شہید گنج کس غرض سے شہید کرائی گئی اور کیا مقصد تھا؟ راقم کا تعلق تو ان امور سے ہے جو بعد میں پیش آئے۔ حالات خطرناک تھے حکومت سے ٹکر تھی۔ کسی بڑے سے بڑے لیڈر کی ہمت نہ تھی کہ قوم کی رہنمائی کرتا اور ذمہ واری اپنے سر پر لیتا۔

اعلیحضرت امیر الملت رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں سٹی بنک میں تشریف فرما تھے۔ راولپنڈی میں کانفرنس ہوئی اور اعلیحضرت امیر الملت اور مولوی محمد اسحاق مانسہروی کو نائب امیر الملت بالاتفاق منتخب کیا گیا یہاں تک کہ خاکساروں کے لیڈر علامہ مشرقی نے بھی بیعت امارت کی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سٹی بنک تشریف لے گئے۔ مولوی محمد اسحاق کا دوسرے دن سٹی بنک پہنچے اور عرض کی کہ چندہ کا اعلان کر دیں فرمایا۔ جب میں فقیر تھا اس وقت کسی سے نہیں مانگا اب قوم نے مجھے اپنا امیر بنا دیا ہے اب کیسے مانگوں مولوی صاحب خاموش ہوکر چلے گئے۔ بعد میں کسی نے ان سے پوچھا کہ تم لوگوں نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو امیر ملت کیوں بنایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ ہمارا خیال تھا کہ چندہ کا اعلان کرا دیں گے۔ چندہ جمع ہوگا اور کھائیں گے۔۔

چند دن کے بعد راقم بھی سٹی بنک حاضر خدمت ہوگیا۔ ایک دن حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو سید فضل شاہ صاحب سجادہ نشین جلالپور شریف کے پاس بھیجا۔ جو مری میں مقیم تھے اور ان سے تعاون کے لئے کہا جس کا انہوں نے اقرار کیا۔ لیکن جب لاہور میں گولی چلی اور کثیر التعداد مسلمان شہید ہوگئے تو حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پھر ان کے پاس بھیجا کہ ان سے کہو کہ آئیں اکٹھے لاہور چلیں لیکن انہوں نے ٹال دیا۔ اس لئے حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ تنہا لاہور روانہ ہوئے۔ راولپنڈی پہنچے تو ڈپٹی کمشنر نے روکنا چاہا۔ لیکن اس کے سپرنٹنڈنٹ نے منع کیا اور کہا کہ کیا دوسرا محاذ یہاں قائم کرنا چاہتے ہو۔ لاہور روانے جائیں اور حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ چنانچہ

جب حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ بادامی باغ اسٹیشن پر پہنچے تو اتر پڑے اور بہ سواری کار کوچہ فقیر خانہ میں پہنچ گئے ۔ جہاں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تھا ۔ اور دیگر تمام حضرات لاہور اسٹیشن پر پہنچ گئے ۔ وہاں پولیس کھڑی تھی ۔ حاجی محمد بوٹا صاحب سامان نکلوا رہے تھے ۔ پولیس نے پوچھا ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں ؟ انہوں نے کہا مجھے کیا پوچھتے ہو ۔ دیکھ لو ۔ چنانچہ وہ بھی سامان لے کر کوچہ فقیر خانہ پہنچ گئے ۔ اور پولیس دیکھتی رہ گئی ۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیسا قانون ہے کہ سکھ تو کرپانوں کے نام پر بیش قبض اور تلواریں ساتھ رکھیں اور مسلمانوں پر تلوار رکھنے کی پابندی ہو مسلمانوں پر سے پابندی اٹھانی چاہیئے ۔ چنانچہ حکومت کو تلوار سے پابندی اٹھانی پڑی ۔ حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لاہور میں ننگی تلواروں کا جلوس نکالا جائے ۔ حکومت حالات کی نزاکت کے پیش نظر کھلبلا اٹھی کہ کیا ہوگا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ذمہ دار افسران حاضر ہوئے اور عرض کی جلوس نہ نکالا جائے ۔ فرمایا جلوس ضرور نکلے گا ۔ انہوں نے کہا کہ فساد کا خطرہ ہے ۔ ہر دو قوموں کے درمیان تعلقات خراب ہیں فرمایا اگر فساد ہوا تو میں ذمہ دار ہوں ۔ چنانچہ افسران واپس چلے گئے ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ کہ جلوس کے ہمراہ کسی پولیس یا فوج کی ضرورت نہیں حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرکردگی لاہور میں وہ شاندار جلوس نکلا کہ چشم فلک نے نہ دیکھا ہوگا ۔ جلوس کا

پہلا سرا دہلی دروازہ سے باہر نکل چکا تھا اور ابھی آخری سرا شاہی مسجد سے روانہ نہیں ہوا تھا جس جگہ غیر مسلم آبادی تھی اور خطرہ تھا کہ وہاں سے سنگباری یا گولہ باری مسلمانوں پر نہ ہو وہاں اس قدر پھول برسے کہ حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ کی موٹر پر سے کئی بار انہیں ہٹانا پڑا اور یہ جلوس بخیر و خوبی ختم ہوا اور کسی قسم کا جھگڑا وغیرہ بھی نہ ہوا ۔

حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :۔

۱ - مسلمان اپنی دوکانیں کھولیں اور تجارت اپنے ہاتھ میں لیں ۔

۲ - اپنے تنازعات کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرائیں ۔

۳ - بازاری عورتیں اپنی پسند کے مطابق نکاح کرلیں اور پیشہ چھوڑ دیں ۔

۴ - ایک لاکھ جانباز رضاکار بھرتی کیئے جائیں ۔

۵ - بیت المال کے لیئے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جائے ۔

کاش کہ خود غرض لیڈر اپنی اغراض کو مدنظر نہ رکھتے اور ان احکام پر عمل کرتے تو پاکستان دس بارہ سال قبل بن گیا ہوتا اور تمام ہندوستان پاکستان ہوتا ۔ لیکن انہوں نے یہ دیکھ کر کہ ان کی لیڈری ختم ہوتی ہے ان احکام پر عمل نہ کیا ۔ صرف سابقہ سرحد ۔ پشاور اور کوہاٹ میں رضاکار بھی تھے جو بھرتی ہوئے اور چندہ بھی جمع ہوا اور کسی جگہ باقاعدہ کام نہ ہوا ۔ امرتسر میں کانفرنس ہوئی ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ

اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ ممبروں نے ظاہری طور پر دکھاوے کی مخالفت کی اور کہا کہ شہید گنج کا مسئلہ بیچ میں ہے اس وقت جانا مناسب نہیں حاجی پیر سعید شاہ صاحب ہوری سکنہ کوہاٹ جو سرحد کی طرف سے نمائندہ بن کر گئے تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگ کس مد سے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو جانے سے روک رہے ہو۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اعلان کے مطابق ہم نے رضاکار بھی بھرتی کئے ہیں اور بیت المال کے لئے بھی رقم جمع کی ہے۔ آپ لوگوں نے کتنے رضاکار جمع کئے ہیں اور کتنا روپیہ بیت المال میں ہے۔ کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر انہوں نے کہا۔ میں صوبہ سرحد کی طرف سے نمائندہ ہوں میں کہتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ضرور تشریف لے جائیں۔ حضور والا شان رحمۃ اللہ علیہ کو جب دربار عالی مدینہ طیبہ سے حکم نامہ موصول ہوا ہے تو وہ کیوں نہ جائیں ضرور جائیں گے یہاں اب کام کون سا ہے۔ خطرہ کا وقت گذر چکا ہے۔ قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ جو حضور والا شان رحمۃ اللہ علیہ کی عدم موجودگی میں بھی ہو سکتی ہے۔ ان کی تقریر کا کوئی جواب نہ تھا اور وہ چاہتے بھی یہی تھے جیسا کہ بعد میں انہوں نے کہا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے اور بمبئی سے اخبارات میں اعلان شائع کیا گیا کہ کارروائی جاری ہے اور کسی موزوں شخص کو نائب امیر الملت منتخب کر لیا جاوے۔ لیکن ان لوگوں کی غرض ہی اور تھی۔ انہوں نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لے جانے کے بعد جلسہ کیا اور کہا کہ اب نائب امیر ملت بنانے کی ضرورت نہیں۔ اتحاد ملت تمام کام کرے گی۔ چنانچہ اتحاد ملت بنائی گئی اور کارروائی شروع کی گئی۔ شہید گنج کی بازیابی کے لئے رضاکار بھیجنے شروع کئے گئے جو گرفتار کر کے قید کر لئے جاتے۔ اس کے بعد قانونی کارروائی شروع ہو گئی مقدمہ پریوی کونسل تک پہنچا۔ لیکن مسجد مسلمانوں کو واپس نہ مل سکی۔ اسی سلسلہ میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کوہاٹ تشریف لائے۔ کوہاٹ میں حاجی پیر سعید شاہ کا ہوری نائب امیر ملت تھے۔ مسجد حضرت حاجی مہاجر صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں حضور والا شان رحمۃ اللہ علیہ نے علی الاعلان حاجی صاحب موصوف سے فرمایا۔ آپ نے کہا فکر نہ کریں جس وقت آپ کو ضرورت ہو مجھے تار دیں میں فوراً پہنچ جاؤں گا۔ میرے سارے یاران طریقت آپ کے ساتھ ہیں۔

خاکسار تحریک

عنایت اللہ المشرقی نے راولپنڈی میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو امیر ملت تسلیم کر کے بیعت امارت کر لی تھی اور حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی عسکری تنظیم پسند فرمائی اور اس کے دہلی کے کیمپ میں شمولیت کے لئے اعلان فرمایا کہ مسلمان اس میں شامل ہوں۔ اس اعلان کے شائع ہونے پر بعض علماء کرام تذکرہ وغیرہ تصانیف مشرقی لے کر حاضر خدمت ہوئے اور حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی

خدمت میں پیش کیں۔ اس کی کتب دیکھ کر حضور والا شان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا اعلان واپس لے لیا اور فرمایا کہ کوئی بھی اس کیمپ میں شامل نہ ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد مشرقی نے اپنے جانباز مقرر کئے جو صوفیائے کرام اور لیڈران عظام کو ختم کرنے پر مامور کئے گئے لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ صرف ایک شخص نے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کیا اور انہیں تھوڑا معمولی زخم چاقو سے پہنچایا۔ اس پر اعلیٰ حضرت امیر الملت نے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جائے نماز ایک قرآن مجید اور ایک چوغہ بھیجا اور اطمینان دلایا کہ فکر نہ کریں۔ تحریک خاکسار بڑے زور پر تھی۔ لیکن اس کا زور تھوڑا عرصہ رہا اور اس کے بعد ختم ہو گیا۔

تحریک مسلم لیگ اور پاکستان

کانگرس کے رویہ سے تنگ آ کر مسلمانوں نے سوچا کہ مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ اس لئے انہوں نے دوبارہ مسلم لیگ کو قائم کیا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ نے قیام مسلم لیگ میں نہایت تندہی سے کام کیا اور تمام ہندوستان کے طول و عرض میں دورے کئے۔ اسی سلسلہ میں کوہاٹ گئے۔ چونکہ خاکسار تحریک اس وقت زوروں پر تھی اس لئے ہمارے یاران طریقت مسلم لیگ میں شامل ہونے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ کارکنان مسلم لیگ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یاران طریقت کو ارشاد فرمادیں کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔

اس پر کسی نے عرض کی کہ حضور مسلم لیگ میں تو خاکسار ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس وقت دو جھنڈے ہیں ایک کفر کا یعنی کانگریس کا اور دوسرا اسلام کا یعنی مسلم لیگ۔ ہم اسلام کا جھنڈا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور اسلامی جھنڈے تلے کھڑے ہوں گے۔ باقی رہے خاکسار وہ مسلم لیگ کے ماتحت چلیں گے۔ حاجی پیر سعید شاہ صاحب سے فرمایا۔ کرو دستخط! انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دستخط کر دیئے پھر حاجی شیخ علی گوہر صاحب مرحوم سے فرمایا۔ شیخ صاحب کرو دستخط۔ تمام حاضرین نے فارموں پر دستخط کئے، اور مسلم لیگ کے ممبر بن گئے۔ اور پھر مسلم لیگ کو فروغ ہوا اور مسلم لیگ نے کام کرنا شروع کیا۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی مسلم لیگ میں آ گئے۔ اور مسلم لیگ کے قائد بنے۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کشمیر میں حاضر ہوئے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دعا دی اور اس دعا کی یہ برکت تھی کہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو فروغ ہوا۔ مراد آباد میں کانفرنس ہوئی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ صدر تھے۔ علماء کرام نے ایک قرارداد میں کہا کہ قائد اعظم کافر ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں تو اسے ولی اللہ کہتا ہوں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنا دوست یعنی ولی بناتا ہے تو آسمان میں اعلان فرماتا ہے کہ میں نے فلاں کو دوست رکھا تم بھی اسے دوست رکھو فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں۔ پھر اس کی محبت انسانوں

کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے۔ آج قائد اعظم ہندوستان بھر کے تمام مسلمانوں کا محبوب ہے اس لئے وہ ولی اللہ ہے۔ چنانچہ علماء کرام نے اپنی قرارداد واپس لے لی۔

تنظیم مسلم لیگ کے سلسلے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے طویل دورے کئے۔ اور مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونے اور قیام پاکستان کے سلسلے میں آمادہ کیا۔ حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ شب و روز اسی تگ و دو میں رہے۔ حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ کے اعلانات کے بعد جعلی تردیدی اعلانات حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے شائع کئے گئے۔ جس کی تردید اخبارات نے کی۔ پشاور جلسہ میں حضور والاشان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلہ و کعبہ حضرت حافظ الحاج سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا اور پیر صاحب مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تحائف بھیجے۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ خاص اور کوششوں سے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان قائم ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہوا۔ امرتسر نارووال کی طرف سے مہاجر پہلے علی پور شریف پہنچے اور پھر آگے بڑھتے۔ یہاں ایک واقعہ درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سید محمد شاہ ساکن چوہا سیدان شاہ ضلع جہلم فوج میں ملازم اور ... قیام پاکستان کے بعد پاکستان آنے لگے تو ایک اعلیٰ خاندان کی لڑکی ان کے ہمراہ آگئی۔ سید محمد شاہ مذکور سیدھے علی پور شریف پہنچے وہ لڑکی اعلیحضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر مسلمان ہوئی اور سید محمد شاہ کے ہمراہ اس کا نکاح حضور والاشان رحمۃ اللہ نے پڑھا دیا جب حکومت نے حکم دیا کہ غیر مسلم عورتیں ہندوستان کو واپس بھیجدی جائیں تو وہ واپس جانے کو تیار نہ تھی سید محمد شاہ مذکور نے حضور والاشان کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ فرمایا۔ جانے دو۔ چنانچہ اسے بھیج دیا گیا۔ لیکن وہاں جا کر اس نے کہدیا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں اور یہاں نہیں رہوں گی اس لئے انہوں نے اسے واپس بھیجدیا اور وہ واپس سید محمد شاہ مذکور کے پاس پہنچ گئی۔ اور اس کے ہمراہ آباد ہوئی یہ واقعہ سید محمد شاہ مذکور کے والد سید فیروز شاہ صاحب نے سنایا جو ان دنوں یہاں گورنمنٹ ہائی سکول کوہاٹ میں ڈرل ماسٹر تھے۔

قیام پاکستان کے بعد اعلیحضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تحفظ پاکستان کیلئے اپنی توجہ خاص اور کوششیں جاری رکھیں۔

(باقی)

اعلان امسال سالانہ عرس شریف بجائے ۱۰/۱۱ مئی کے ۱۲/۱۳ مئی بمطابق ۳۰/۱ بیساکھ جمعرات و جمعہ کو ہو رہا ہے۔ جملہ یاران طریقت اس تبدیلی کو جو دو دن گوشت کے ناغہ کے باعث ہو رہی ہے۔ خوب یاد رکھیں۔

اسلام اور علومِ جدیدہ

مندرجہ ذیل مضمون محمد حبیب الرحمان متعلم جماعت دہم مسلم ہائی سکول طارق آباد لائل پور کا ہے جو انہوں نے اپنے سکول میں مقابلے میں پڑھ کر سنایا۔ جس پر ضلع بھر میں وہ فرسٹ آئے اور انعام حاصل کیا۔ محمد حبیب الرحمان مذکور حضرت مولانا الحاج اللہ دوصایا صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔

ادارہ

صدر محترم!

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جو زندگی کے ہر پہلو اور ہر موضوع پر محیط ہے۔ بعض کم نظر یہ خیال کرتے ہیں کہ جدید علوم اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں یا اس سے مذہب اسلام کے بعض اصولوں پر زد آتی ہے لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ قرآنِ حکیم تو خود بار بار حیات و کائنات پر تفکر کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے انسان اور اس دنیا کو ہنسی کھیل میں نہیں پیدا کیا لوگ ان باتوں پر کیوں غور نہیں کرتے۔

صدر محترم!

علم کا حقیقی مفہوم جان پہچان ہے یہ حیات و کائنات کے رازوں کو جاننے کا ایک واسطہ اور ذریعہ ہے۔ جدید علوم انسان کی ایسی ہی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ مختلف سائنسی علوم مادے اور دوسری اشیائے کائنات کی حقیقت شناسی سے وجود میں آئے ہیں اور قطعی طور پر اس سے مذہب اسلام پر کوئی حرف نہیں آتا۔ بلکہ یہ عین اسلام کے مطابق ہے کیونکہ اسلام تو خود قدم قدم پر دعوتِ فکر دیتا ہے اور زندگی کے رازوں اور کائنات کی حقیقت کو جاننے کی لگن پیدا کرتا ہے اور اگر سوچا جائے تو حیاتِ آدم کا ارفع و اعلٰے مقصد بھی یہی ہے کہ وہ کائنات کو مسخر کرلے۔ اسے دنیا کے ذرہ ذرہ کا علم حاصل ہو جائے اور خلافتِ الٰہی کا بلند منصب اسے مل جائے۔ جدید علوم کی بنیاد یقیناً اچھی بنیادوں پر ہے لیکن جو لوگ انہیں تخریبی اور بُرے کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ خود بُرے ہیں علم کبھی برا نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ اسلام اور علوم جدیدہ میں کوئی تضاد ہے سراسر غلط ہے۔

ہم نے زمین و آسمان پیدا کئے تاکہ تم ان کو مسخر کرو۔ زمین کی گہرائیاں اور آسمان کی پہنائیاں انسانی فکر و عمل سے بعید نہیں۔ جہاں وہ زمین کی پسنیوں میں اتر کر سائنس کی بدولت معدنیات کے سینے کھولتا ہے۔ تو دوسری جانب وہ کرۂ فضائی کو چیرتا ہوا چاند پر اپنا

گھر بناتا ہے ۔ یہ سب اس کی فہم و فراست کا نتیجہ ہے ۔ اور اس فہم و فراست کی اسلام تلقین کرتا ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم دست و پا نہ ہلاؤ ۔ تم نئی نئی دنیا تلاش نہ کرو ۔ تم نئے نئے سائنسی تجربات نہ کرو ۔ تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا رہو ۔ تم گوشۂ عزلت میں رہ کر زندگی کے دن کاٹ لو ۔ تم دست و پا ہلانے سے گریز کرو ۔ بلکہ اس کی تو یہ کھلم کھلا دعوت ہے کہ تم ہوا کے دوش بدوش چلو ۔ تم زمین کی گہرائیوں کی تحقیق کرو ۔

فِطْرَۃَ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۔

کیونکہ اسلام اور سائنس کے قوانین فطرت ایک ہیں اس لئے یہ اسلام کے منافی نہیں ۔ اسلام سے روگردانی کرنے والوں کا استدلال یہ ہے کہ ان علوم جدیدہ نے روحانیت کو پس پشت ڈال دیا ہے اور مذہب کے لئے زہر قاتل ہے اس لئے اس کی ظاہری چمک دمک اس سراب کی طرح ہے ۔ جو دور سے ایک مسافر کو آب حیات معلوم ہو اور جب وہ قریب جاتا ہے تو وہی آب حیات اس کے لئے پیغام مرگ بنتا ہے ۔

صاحب صدر!

ذرا ایٹم بم کو لیں ۔ یہی آپ کی سب سے بڑی ایجاد ہے ۔ اسے اگر تباہی کے لئے استعمال کریں تو ہیروشیما اور ناگاساکی جیسے ہیبت ناک مناظر آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر جائیں گے ۔ جہاں ۱۰ لاکھ انسان لقمۂ اجل ہو گئے ۔ یہ سراسر عقل سلیم کے منافی ہے محض دنیاوی اقتدار حاصل کرنے کے لئے اتنی جانوں کا خون ۔ اگر یہی ایٹمی طاقت لاکھوں بھوکے انسانوں کے غذائی مسائل کو حل کرنے میں معاون ہو تو کون ایسا جاہل ہے جو اسے برا کہے ۔ کیونکہ اسلام تو سلامتی کا نام ہے ۔

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِی کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّی شَهْوَۃَ النَّهِمِ

گناہ کر کے خود نفس ہٹ جائے گا، غلط ہے، وہ اور اشتہا پائے گا
نہیں نفس کی آرزو ٹوٹتی ہے! کہ کھانا تو اور دیتا قوت نئی ہے

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

تیرا نفس مانند بچے کے صاحب! کہ فطرت میں انسان بچے کے صاحب
پلاؤ گے گر شیر پینے لگے گا! چھڑاؤ گے جب دودھ وہ چھوڑ دیگا

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهُ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

نہ ہو نفس یہ آرزوں کا طالب! نہ حرص و ہوا اس پہ ہو جائے غالب
یہ حرص و ہوا مار دے گی بلاشک یا بیکار کر دے گی اس میں نہیں شک

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَۃٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

نگہبانی کر مثل چوپائے اس کی! کرے نہ کبھی حکم سے برخلافی!
چراگاہ کو گر لذیذ اپنی جانے! تو چرنے نہ دے اس کو سختی سے روکے

کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّۃً لِلْمَرْءِ قَاتِلَۃً
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

لذائذ پہ گر نفس مائل ہوا ہے! مزہ ہی تو انسان کا قاتل ہوا ہے
برائی کو بھی اس نے اچھا ہی مانا کہ چکنائی میں زہر ہے یہ نہ جانا

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جوعٍ ومن شبعٍ

فربَّ مخمصةٍ شرٌّ من التخمِ

تو کھا خوف پرہیز دونوں سے کر لے
نہ بھوکا ہی رہ اور نہ تو پیٹ بھر لے

کرے پیدا غفلت نہ کھا اتنا وافر
کہ ہے بھوک بد تر بناتی ہے کافر

واستفرغِ الدمعَ من عینٍ قد امتلأت

من المحارم والزم حمیةَ الندمِ

کر قصداً رواں کر تو آنکھوں سے آنسو
گناہوں سے لبریز آنکھیں ہیں دھو تو

نگہبانی آنکھوں کی گر فرض کر لے
برائی پہ تیری نظر ہی نہ ٹھہرے

وخالفِ النفسَ والشیطانَ واعصِهما

وان هما محضاك النصح فاتَّهِمِ

تو شیطان اور نفس کا بن مخالف
کہ ہو جان وایمان اور تن مخالف!

اگرچہ کریں وہ نصیحت ہی اچھی
نہ کر تو یقیں بات ہے ان کی جھوٹی

ولا تطعْ منهما خصماً ولا حکماً

فانت تعرفُ کید الخصمِ والحکمِ

اطاعت نہ کر ان کی رہ ان سے بدظن
کہ حاکم ہے نفس اور شیطاں ہے دشمن

میری بات کو سچ اگر مانتا ہے
فریبی ہیں دونوں یہ تو جانتا ہے

استغفرُ اللهَ من قولٍ بلا عملٍ

امرتُك نسبتُ به نسلاً لذی عُقُمٍ

ہے اس فعل سے میری توبہ الٰہی!!
عمل ہو نہ جس پر نہ وہ قول بتا ہی

عمل گر نہیں ہے مثال اس کی بالکل
حمل بانجھ عورت کے ہونا ہے مشکل

حلقۂ ذکر کی اطلاع

لائل پور ۱۱ر مارچ - موضع ڈھڈی والی چوہدری کبیر احمد ذیلدار کے گھر میں جناب کوکب ہدایت مولانا الحاج پیر اللہ وسایا صاحب کی قیادت میں حلقہ ذکر ہوا جس میں قریباً ۲۵ یارانِ طریقت نے شمولیت کی - حلقہ ذکر کے بعد ختم خواجگان شریف پڑھا گیا اور تبرک تقسیم ہوا اور پر تکلف کھانا کھلایا گیا -

لاہور ہر جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد مولانا الحاج پیر غلام جیلانی صاحب کے مکان واقع راوی روڈ پر حلقہ ذکر ہوتا ہے - جس میں ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے اور نعت خوانی ہوتی ہے اور جناب پیر غلام جیلانی صاحب بڑے خلوص سے جملہ حاضرین و مریدین کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں - مقامی یارانِ طریقت بڑے خلوص سے شامل ہوتے ہیں -

☆ — ہر جمعہ کو اندرون بھاٹی دروازہ کوچہ فقیر خانہ میں جناب حکیم مبارک احمد صاحب کے مکان پر حلقہ ذکر کی مجلس منعقد ہوتی ہے - جس میں مقامی یارانِ طریقت بڑی عقیدت سے شامل ہوتے ہیں -

کوہاٹ میں حلقہ ذکر ہر جمعہ کو بابو غلام حسین صاحب جماعتی نقشبندی کے مکان پر ہوتا ہے - حضرت مولانا ابوالنور محمد فاضل صاحب حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات اور آپ کی سیرت کو بیان کرتے ہیں - مقامی یارانِ طریقت خلوص و محبت سے اس نورانی اور بابرکت محفل میں شامل ہو کر انوارِ روحانی سے اپنے دلوں کو مستنیر کرتے ہیں -

مراد آباد میں سالانہ عرس شریف مولانا الحاج پیر محمد طاہر صاحب جماعتی نقشبندی کے مکان پر حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۲۰ر مارچ بروز اتوار سالانہ عرس شریف منعقد ہوا -

پنج گنج کتاب پنج گنج جو حضرت مولانا صدیقی محمد ادریس صاحب غوری کی تالیف و تصنیف ہے - جس میں حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور آپ کے چند خلفاء اور ان کے معمولات و مشاغل کا ذکر ہے - اور اس کے علاوہ نسخہ جات اور تعویذات عملیات مفیدہ بھی درج ہیں - اس کی قیمت مبلغ پانچ روپے ہے اس کے بیس نسخے مستحقین زکوٰۃ کے لئے وقف کر دیئے گئے ہیں - مستحق احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر منگوائیں

مولانا حاجی محمد ادریس خان صاحب لیہ وارڈ نمبر ۲ مکان ۱۸۸ ضلع مظفر گڑھ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی
شخص سخت غم میں مبتلا ہو تو یہ دعا بکثرت پڑھے؛
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ
(مولف کتاب ہذا نے اس کا بارہا تجربہ کیا اور
درست پایا ہے۔)

"جب بارش کی ضرورت ہو"
تو یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اَسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ
وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بِلَادَكَ الْمَيِّتَ
(مشکوٰۃ شریف)

"جب بارش زیادہ ہو اور نقصان"
کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰھُمَّ
عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَ
الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

"جب آندھی یا سخت ہوا چلے"
تو یہ پڑھے:
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ
بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ
مَا اُمِرَتْ بِهٖ

"اگر کوئی دشوار کام پورا نہ ہو"
اَللّٰھُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ
سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا
اِذَا شِئْتَ۔

"مریض کی عیادت کرتے وقت"
یہ پڑھے:
لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ رَبُّ اَللّٰھُمَّ
اشْفِهٖ اَللّٰھُمَّ عَافِهٖ۔

"مرنے سے قبل"
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یا شہادتین پڑھے۔ قریب بیٹھے ہوؤں کو لائق
ہے کہ اسے شہادتین کی تلقین کریں یعنی اس کے
پاس کلمہ شریف پڑھیں تاکہ وہ بھی پڑھے، جب
وہ پڑھے تو خاموش ہو جائیں اور کوئی دنیا کی بات
بھی اس سے نہ کریں تاکہ دنیا سے رخصت ہونے
کے بعد اس کا آخری کلام یہی ہو۔ اگر اس نے اس کے
بعد کوئی دنیا کا کلام کیا تو دوبارہ تلقین کریں۔

"جب کسی کی تعزیت کریں تو یہ کہیں"
اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰى
وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ
وَلْتَحْتَسِبْ۔

"جب میت کو قبر میں رکھیں"
تو یہ پڑھیں
بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

- - -

"جب قبرستان میں جائیں تو!"
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔
"جب پاخانہ میں جائے تو:"
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔
"جب پاخانہ سے باہر نکلے تو"
غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔
جب وضو شروع کرے تو!
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وضو کے درمیان میں کہے:
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔
جب فارغ ہو تو کہے:
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ
تفسیر روح البیان جلد ثانی ص۳۵۳ میں ہے کہ وضو کرنے والا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا کہے اور جب کلی کرے تو کہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ کَاْسًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَتِلَاوَۃِ کِتَابِکَ۔
"جب ناک میں پانی ڈالے"
اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ مِنْ رَّائِحَۃِ نَعِیْمِکَ وَجِنَانِکَ۔
"اور جب چہرہ دھوئے تو!"
اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔
"جب دایاں ہاتھ دھوئے تو!"
اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔
"جب بایاں ہاتھ دھوئے تو!"
اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔
"جب سر کا مسح کرے تو!"
اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ

عَلَى النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ۔ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ
بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

"جب کانوں کا مسح کرے:"
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

"جب گردن کا مسح کرے:"
اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

"جب دایاں پاؤں دھوئے:"
اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ
يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ۔

"جب بایاں پاؤں دھوئے:"
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۔

اور فارغ ہو کر وہی دعا پڑھے جو اوپر لکھی گئی ہے۔

"جب مسجد سے باہر نکلے:"
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ۔

"جب مسجد میں داخل ہو:"
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ۔

"اذان سنے تو یہ پڑھے:"
اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ
التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا
شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(حدیث میں یہ دعا اسی قدر ہے، جو اس پر مستزاد ہے وہ علماء کی طرف سے ہے، اس کے پڑھنے میں مضائقہ نہیں۔

جب نماز سے فارغ ہو تو سر پر دایاں ہاتھ پھیرے اور کہے:
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ
عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

"روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے"
ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ
وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

"جب پاؤں سو جائے تو پڑھے:"
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فضیلتِ آیۃ الکرسی

آیت الکرسی پارہ ۳ پہلے رکوع میں ہے اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے لیکر وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے ہر چیز کے کوہان ہے اور قرآن کی کوہان (بلند حصہ) بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابومنذر کیا تمہیں معلوم ہے کہ تیرے پاس اللہ کی کتاب میں کونسی آیت بڑی عظمت والی ہے! میں نے عرض کیا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الخ پس آپ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا البتہ مبارک ہو تجھ کو علم اے ابومنذر!

(ف) "ابو منذر" حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے۔

حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین کے صفہ میں تشریف لائے۔ آپ کو ایک شخص نے قرآن شریف کی سب سے بڑی آیت کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الخ

حضرت الیفع بن عبد اللہ الکلاعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قرآنِ پاک کی سب سے بزرگ سورت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، اس نے کہا کہ قرآنِ پاک میں سب سے بزرگ آیت کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی، اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ! اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! وہ کونسی آیت ہے جس کو آپ چاہتے ہیں کہ اس کا ثواب آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچے؟ آپ نے فرمایا سورۂ بقرہ کی آخری آیت، اس لئے کہ وہ اللہ کے رحمت کے خزانے اور اس کے عرش کے نیچے سے ہے۔ (مشکوٰۃ)

قرآن شریف اور اس کی بعض سورتوں کی فضیلت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہت اچھا وہ شخص ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اس وقت ہم صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تم میں سے کس کو پسند ہے

کہ وہ ہر روز صبح کے وقت بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں جن کی کوہانیں بڑی ہوں، لائے بغیر اس کے کہ وہ گناہ کا ارتکاب کرے یا رحم کو کاٹے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک اس کو پسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی صبح کو مسجد میں نہیں جاتا کہ وہ سیکھے یا پڑھے دو آئتیں قرآن سے، کہ وہ بہتر ہیں واسطے تمہارے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر ہیں تین سے اور چار بہتر ہیں چار اونٹوں کے شمار سے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا عالم ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو کتب سماویہ کو لوحِ محفوظ سے لکھتے ہیں۔ اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی زبان اٹکتی ہے اور وہ اس پر دشوار ہے اس کے واسطے دو اجر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد جائز نہیں مگر دو شخصوں پر، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (یعنی اس پر عمل کرتا ہے) اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پس وہ اس سے اللہ کی رضا میں) رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(ف) حسد سے مراد رشک ہے، حسد مطلقاً منع ہے، حسد کہتے ہیں دوسرے سے نعمت کے زوال کو چاہنا یہ جائز نہیں اور رشک کا معنیٰ اپنے واسطے بھی نعمت کی خواہش کرنا بغیر اس کے کہ دوسرے سے زوال ہو۔

یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان دو شخصوں پر ہوتا۔

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مثال اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے، مثل نارنگی کے ہے اس کا مزہ بھی اچھا ہے اور بو بھی اچھی ہے۔ اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا مثل کھجور کے ہے اس کی بو تو نہیں مگر مزہ اچھا ہے۔

مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا مثل حنظل (تمہ) کے ہے اور اس کی بو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

(ف) ان چاروں انسانوں سے افضل انسان وہی ہے جو قرآن شریف پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس لئے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے محض اس کی تلاوت ہی مراد نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرنا مراد ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اس کتاب کے ساتھ بہت قوموں کو اور گراتا ہے اس کے ساتھ بہت دوسروں کو ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے پڑھا قرآن پاک سے ایک حرف اس کے واسطے ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے ، میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے ، الف ایک حرف ہے ، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن،

(ریاض الصالحین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک وہ شخص جس کے پیٹ میں قرآن شریف سے کوئی چیز نہیں وہ مثل ویران گھر کے ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا اس لئے کہ تیری منزل آخر آیت کے نزدیک ہے ۔

حضرت سعید بن رافع بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو تیرے مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت سکھاؤں گا جو قرآن کی سورتوں میں اعظم سورت ہے پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا ۔ میں نے آپ کو وعدہ یاد دلایا ۔ آپ نے فرمایا وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، اخیر ہے یعنی سورہ فاتحہ قرآن کی اعظم سورت ہے ۔

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن شریف پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے جو دنیا کے گھروں میں طلوع کرتا ہے ، زیادہ ہوگی ، پس تمہارا خاص اس شخص کے حق میں کیا گمان ہے جس نے اس پر عمل کیا ہے !

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اگر قرآن پاک کسی چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو اسے آگ نہیں جلائیگی ۔

(مشکوٰۃ)

[illegible]

ہیں قرآن ہے دوزخ کی آگ اس کو نہیں جلائیگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف نماز میں پڑھنا اس کے غیر میں پڑھنے سے افضل ہے اور اس کے غیر میں پڑھنا تسبیح اور تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ ڈھال ہے آگ سے۔ (مشکوۃ شریف)

رف: صدقہ کا روزہ سے افضل ہونا اس جہت سے ہے کہ روزے میں مال کا اپنے نفس پر خرچ کرنے سے روکنا ہے اور صدقہ میں اپنے غیر پر خرچ کرنا ہے تو ظاہر ہے کہ جو نیکی ایسی ہو کہ اس سے غیر کو نفع پہنچے، اس کی نیکی سے افضل ہے جس کا نفع اپنی ذات تک ہی محدود ہو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن کو زینت دو اپنی آوازوں کے ساتھ یعنی سنوار کر اچھی آواز سے پڑھو۔

قرآن شریف کے بعض خواص

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے خواص کو ایک جماعت نے مثل تمیمی اور حجۃ الاسلام امام غزالی اور متاخرین سے یافعی نے کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور اکثر اس میں وہ خواص مذکور ہیں جو صالحین کے تجربوں سے ثابت ہو گئے ہیں۔ خبردار میں سب سے پہلے وہ چیزیں ذکر کروں گا جو حدیث میں وارد ہوئی ہیں پھر اس کے بعد ان چیزوں کو ذکر کروں گا جن کو اسلاف اور صالحین نے بیان کیا ہے۔

ابن ماجہ وغیرہ نے حدیث ابن مسعود سے اخراج کیا ہے کہ تم لازم پکڑو دو شفاؤں یعنی شہد اور قرآن کو، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ سب دواؤں سے اچھی دوا قرآن ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب مریض کے پاس قرآن شریف پڑھا جائے تو اس کو اپنے مرض میں خفت محسوس ہوتی ہے۔

حضرت واثلہ بن اسقع کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حلق کے دکھنے کی شکایت کی، آپ نے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر سینہ کے درد کی شکایت

کی آپ نے فرمایا کہ قرآنِ پاک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ؕ
یعنی قرآن سینے کی امراض کے لئے شفاء ہے۔
حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ سورۂ فاتحہ میں تمام امراض کی شفاء ہے۔
ایک حدیث میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب سوائے موت کے جملہ بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ سورۃ فاتحہ زہر سے شفاء دیتی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری کی ایک حدیث میں ہے جسے بخاری نے اخراج کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے کہ ہمارے پاس ایک لڑکی آئی اس نے کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈسا ہے کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ ہم نے ایک آدمی کو اس کے ساتھ بھیجا اس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا، اس کو شفاء ہو گئی، اس کا ذکر حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا اس کو کس نے بتایا کہ یہ منتر ہے
ربن بزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاتحۃ الکتاب پڑھ کر مجھ کو دم کیا اور تھوکا بھی۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب تو اپنا پہلو فرش پر رکھ کر سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھے تو تو نے اپنے آپ کو سوائے موت کے ہر چیز سے بچا لیا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے عرض کی کہ میرے بھائی کو درد ہے۔ آپ نے پوچھا کس قسم کی درد ہے! اس نے درد کی قسم بتائی آپ نے فرمایا اس کو یہاں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا اور اس کو فاتحۃ الکتاب اور سورۂ بقرہ کی پہلی چار آیتوں اور ان دو آیتوں وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الخ اور آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتوں اور سورہ آلِ عمران کی پہلی آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (آخر تک)، اور سورۂ اعراف سے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اور سورۂ المومنون کی آخری آیت فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ اور سورۂ جن کی آیت وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور سورۂ صافات کی دس آیتوں اور سورۂ حشر کے آخر سے تین آیتوں اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین

کے ساتھ دم فرمایا، وہ آدمی بالکل تندرست ہو گیا گویا یہ کبھی بیمار نہیں ہوا تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص پڑھے چار آیتیں سورۂ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں جو آیۃ الکرسی کے بعد ہیں اور تین آیتیں سورۂ بقرہ کے آخر سے، نہیں قریب ہو گا اس کے اور اس کے اہل کے شیطان، اور نہ پہنچے گی اس دن کوئی بلا کوئی ناگوار بات۔ اور نہیں پڑھا جاتا یہ جو بیان ہوا اوپر مجنون کے (دیوانے کے) مگر اس کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کو ایک جن نے کہا کہ جب تو اپنے بستر کی طرف جائے تو پڑھ آیۃ الکرسی، تیرے واسطے صبح تک ایک نگہبان فرشتہ قائم کر دیا جائیگا جو تیری حفاظت کرتا رہے گا،

جب یہ قصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہے تو وہ جھوٹا مگر یہ بات اس نے سچی کہی ہے۔

یہ حدیث صحیح بخاری کے کتاب الصدقۃ میں مذکور ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھ کو کوئی چیز سکھائیں جو مجھ کو نفع دے، آپ نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی پڑھا کر، یہ تیری اور تیری اولاد کی اور تیرے گھر کی یہاں تک کہ تیرے گھر کے قریب جو گھر تیرے ہمسائیوں کے ہیں ان کی بھی حفاظت کرے گی۔

ان سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس جبریل امین آئے انہوں نے کہا ایک عفریت آپ کو ضرر پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے پس آپ جب سونے کا ارادہ کریں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔

فردوس میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ جو کوئی شخص رنج اور تکلیف کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اللہ تعالیٰ اسے اس رنج سے نجات دے دیتے ہیں، اور اس کی دستگیری فرماتے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن سے روایت ہے کہ جو شخص سونے کے وقت دس آیتیں سورۂ بقرہ سے پڑھ لیا کرے وہ قرآن کو نہیں بھولیگا چار آیتیں اس کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں اس کے آخر سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آیتیں ہیں کہ وہ قرآن ہیں اور وہ شفا دیتی ہیں اور اللہ کو وہ محبوب ہیں، وہ سورۂ بقر کی آخری دو آیتیں ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو سکھاتا ہوں وہ دعا کہ جب تو اس کے ساتھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے قرض کو اگرچہ ایک ڈھیر کے برابر ہو ادا کر دیگا تو کہہ: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک، اس کے بعد کہہ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَ الْاٰخِرَةِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا رَحْمَةً عَنْ سِوَاكَ۔

(اخرجہ البیہقی فی الدعوات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب تم میں سے کسی کو سواری پر چڑھنا دشوار ہو اور وہ سوار نہ ہونے دے تو اس کے کانوں میں یہ آیت پڑھے: اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔

بیہقی نے ایک حدیث بیان کی ہے جس کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ سورۂ انعام کو میں نے جس بیمار پر پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مجھ پر بچہ جننے کا وقت قریب ہوا تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش اور سلمیٰ کو فرمایا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کے نزدیک آیۃ الکرسی اور آیت اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ آخر تک پڑھو، آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معوذتین کے ساتھ بھی دم کیا کرتے تھے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے واسطے غرق سے امان ہے۔ جب وہ کشتی پر سوار ہوں تو کہیں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ آخر تک۔

ابن ابی حاتم نے لیث سے اخراج کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیتیں شفاء ہیں سحر اور جادو وغیرہ سے، ان کو برتن میں پانی ڈال کر اس پر پڑھے۔ پھر وہ پانی مسحور یعنی جس کو جادو کیا گیا ہے اس پر بہا دیں، وہ آیتیں

سورۂ یونس میں فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ تا مُجْرِمُوْنَ ۔ اور فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اخیر چار آیتوں تک اور اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ اخیر تک ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بے چین کیا مجھ کو کبھی کسی چیز نے مگر متمثل ہوا میرے واسطے جبریل علیہ السلام پس اس نے کہا کہہ اے محمد! تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور تکبیر پڑھ اس کی تکبیر پڑھنی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوع حدیث میں ہے کہ یہ آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اخیر تک چوری سے امان ہے۔

بیہقی نے دعوات میں حضرت انس کی حدیث سے کہا ہے کہ نہیں انعام کیا اللہ نے کسی بندے پر کسی بھی نعمت کا اس کے اہل میں اور مال میں اور اولاد میں پس اس نے کہا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مگر بری ہوا وہ ہر آفت سے سوائے موت کے۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ذی النون کی دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ کے ساتھ جس شخص نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا کو قبول کیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کوئی کلمہ جس کو کوئی پریشان اور مصیبت زدہ کہے تو وہ اس مصیبت سے نجات پائے مگر میرے بھائی یونس کا کلمہ، اس نے تاریکیوں میں اس طرح پکارا تھا بلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مریض کے کان میں کچھ کہا تو وہ تندرست ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا اخیر تک آپ نے فرمایا اگر کوئی آدمی یقین کے ساتھ پہاڑ پر پڑھے تو البتہ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نہیں کوئی میت جو مرنے کے قریب ہو پس پڑھی جائے اس پر سورہ یٰسٓ مگر آسانی کرتا ہے

اس پر اللہ تعالیٰ مرفا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے جو شخص حاجت سے پہلے سورۂ یٰسٓ پڑھیگا اس کی حاجت پوری ہوگی ،

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کے دل میں قساوت یعنی سختی ہو اس کو چاہئے کہ پیالے میں زعفران کے ساتھ سورۂ یٰسٓ لکھے اور پی لے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مجنون پر سورۂ یٰسٓ پڑھی اور وہ تندرست ہوگیا ۔ یحییٰ بن کثیر نے کہا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی وہ شام تک خوش رہیگا اور جس نے شام کے وقت پڑھی وہ صبح تک خوش رہیگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے سورۂ دخان اور غافر کے اول سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی کو شام کیوقت پڑھا وہ صبح تک تمام بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت میں رہے گا اور جس شخص نے صبح کے وقت پڑھا وہ شام تک حفاظت میں رہے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص بلاناغہ رات کو سورۂ واقعہ کو پڑھیگا وہ کبھی محتاج اور تنگدست نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس عورت کو جننا دشوار ہو اس کو کاغذ پر لکھ کر پلائیں ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعَالٰی رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تو اپنے نفس میں کوئی چیز یعنی وسوسہ پائے تو کہہ : هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈنگ مارا، آپ نے نمک اور پانی منگوایا، ان دونوں کو آپ ڈنگ کی جگہ ملتے تھے اور قل یا ایہا الکفرون، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

نسائی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جھاڑ پھونک پسند نہیں کرتے تھے مگر ساتھ معوذات کے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن اور انسان کی نظر بد سے تعویذ کرتے تھے یہانتک کہ معوذات نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان کو اختیار کیا اور ان کے ماسوا کو ترک کر دیا۔

اس کے بعد علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ وہ خواص ہیں جن پر میں نے ان حدیثوں سے اطلاع پائی جو موضوع نہیں اور ان حدیثوں سے جو صحابہ اور تابعین سے موقوفاً مروی ہیں لیکن قرآن پاک کے وہ خواص جن کے متعلق کوئی اثر وارد نہیں ہوا وہ بہت ہیں جن کو لوگ بیان کرتے ہیں اور ان کی صحت کا حال اللہ ہی کو معلوم ہے،

اس سے آگے لکھتے ہیں کہ ابن جوزی کے لطائف میں سے ایک لطیفہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو ہم کو بہت تنگ کیا کرتا تھا ایک دن میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں میں نے قرآن کی تمام سورتوں کی پہلی آیتوں کو پڑھا یہانتک کہ قرآن شریف کو ختم کیا اور کہا اللّٰھم اکفنا امرہٗ اے اللہ! تو ہم کو اس کی ایذا رسانی سے کافی ہو، اس کے بعد میں سو گیا، جب میں بیدار ہوا تو معلوم ہوا کہ رات کو سحر کے وقت وہ اوپر سے نیچے کو اتر رہا تھا کہ اچانک بلک پھسل گیا اور دھڑام سے نیچے فرش پر گرا اور گرتے ہی مر گیا۔

تنبیہ

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا کہ معوذات وغیرہ کے ساتھ دم یا جھاڑ پھونک کرنا، طبِ روحانی ہے جبکہ ابرار اور صالحین کی زبان سے ہو تو باذن اللہ شفاء حاصل ہوتی ہے، جب یہ قسم عزیز اور دشوار اور نایاب ہو گئی تو لوگ طبِ جسمانی کی طرف مجبور ہو گئے،

میں کہتا ہوں کہ اس کی طرف نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُّوْقِنًا قَرَاَبِھَا عَلٰی جَبَلٍ لَزَالَ" اشارہ کرتا ہے۔

علامہ قرطبی نے کہا اللہ کے کلام اور اس کے اسماء کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے پس اگر ماثور ہو تو مستحب ہے، ربیع نے کہا کہ میں نے شافعی سے منتر کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا لَا بَاْسَ بِھَا اَنْ یَرْقِیْ بِکِتَابِ اللہِ وَمَا یُعْرَفُ مِنْ ذِکْرِ اللہِ "اس میں کوئی خوف نہیں کہ اللہ کی کتاب اور ذکر کے ساتھ جھاڑ پھونک کیا جائے۔

ابن بطال نے کہا کہ معوذات میں بھید ہے جو اس کے غیر میں قرآن شریف سے نہیں، اس لئے کہ یہ جوامع الدعاء کو جو اکثر مکروہات مثل حسد اور سحر

اور شیطان کے شر اور وسوسہ وغیرہ کو شامل ہے
اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جھاڑ
پھونک میں ان کے ساتھ ہی اکتفا فرماتے تھے۔
ابنِ قیم نے کہا کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ
جھاڑ پھونک کرنا حدیث سے ثابت ہے اس سے
ثابت ہوا کہ بعض کلام کے واسطے خواص و منافع ہیں
پس کیا گمان ہے رب العالمین کے کلام کے ساتھ
انتہیٰ۔

تلاوتِ قرآن کے آداب!

جنبی آدمی اور حیض و نفاس والی عورت
کے واسطے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور پڑھنا جائز نہیں
بے وضو شخص کے لئے ہاتھ لگانا منع ہے، زبانی
پڑھنا جائز ہے۔ جب قرآن شریف پڑھا جائے تو
اس کا سننا واجب ہے۔ قرآن شریف قبلہ کی طرف
منہ کر کے پڑھنا افضل ہے۔ جب قرآنِ پاک کی
تلاوت کریں تو یہ تصور کریں کہ میں رب العالمین کے
حضور میں حاضر ہو کر اس سے کلام کرتا ہوں دورانِ
تلاوت کسی سے بات چیت نہ کرے اور نہ کسی کی
آمد کے واسطے خود کھڑا ہو۔

جہاں قرآن شریف پڑھا جاتا ہو وہاں آواز سے
بات کرنا اور شور و غل کرنا خلافِ ادب ہے۔ قرآن
شریف کو ترتیل اور تدبر اور غور و فکر سے پڑھنا
لائق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
ایک شخص کو جلدی جلدی قرآن پڑھتے دیکھا تو فرمایا
کہ یہ شخص نہ خاموش ہے اور نہ پڑھتا ہے،

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف کو تین دن سے پہلے
ختم کر دیتا ہے وہ اس کی سمجھ سے محروم ہے
یعنی وہ جلدی پڑھنے میں اس پر غور نہیں کرتا،

قرآن شریف پڑھنے کے وقت روئے، اگر
رونا نہ آئے تو بہ تکلف روئے حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے فرمایا قرآن شریف غم کے واسطے
نازل کیا گیا ہے جب پڑھو تو اپنے آپ کو غمناک بناؤ
اور جو شخص قرآن پاک کے وعدہ وعید اور اس کے
حکموں میں غور کرتا ہے وہ اپنے عجز اور کوتاہی کو
دیکھ کر ضرور اندوہگین اور غمناک ہوتا ہے جس
آیت کی تلاوت کرے اس کا حق ادا کرے یعنی اگر
اس میں عذاب کا ذکر ہے تو اس سے تعوذ کرے
یعنی پناہ مانگے اور اگر رحمت کا ذکر ہے تو اس کا سوال
کرے اور اگر اس میں اپنے حال کا خلاف مذکور
ہے تو کانپ جائے اور حال کو آیت کے مطابق
کرے اور اس کے خلاف کرنے سے توبہ کرے
اور جب آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو سجدہ کرے،
قرآنِ پاک سے دیکھ کر پڑھے اگرچہ حافظ ہو تاکہ

پڑھنے کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کے دیکھنے کا بھی ثواب حاصل ہو۔

بسم اللہ کے فضائل:

قرآن شریف کی ساری سورتیں سورۂ توبہ کے سوا بسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں، بسم اللہ قرآن شریف کی آیت ہے جو برکت حاصل کرنے اور ہر دو سورتوں کے مابین فصل کرنے کے واسطے اتاری گئی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو ابتر د او کما قال" جس عزت والے کام کو بسم اللہ شریف کے ساتھ نہ شروع کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کو جس نے شیطان کو کہا کہ وہ ہلاک ہو، فرمایا یہ مت کہہ، اس لئے کہ وہ اس وقت اکڑتا ہے اور بڑائی کرتا ہے لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ، اس لئے کہ وہ اس وقت چھوٹا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکھی سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے

حکایت:۔ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوئی، رب تعالیٰ کے حضور میں اس کی شکایت کی۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ فلاں غار میں اس قسم کی ایک گھاس ہے وہ کھاؤ، موسیٰ علیہ السلام نے وہ کھائی تو آرام آگیا اور درد جاتا رہا اس کے کچھ عرصہ بعد جب پھر درد کی شکایت ہوئی تو وہی گھاس کھائی مگر آرام نہ آیا۔ عرض کی باری تعالیٰ کیا وجہ ہے کہ پہلی دفعہ میں نے گھاس کھائی تو مجھ کو نفع ہوا اور اب کھائی تو ضرر ہوا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! پہلی دفعہ تم میری طرف سے گھاس کی طرف گئے تھے اور اب کی دفعہ تم اپنے نفس کی طرف سے اس کی طرف گئے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ساری دنیا زہر ہے اور اس کا تریاق میرا اسم ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے میں یہی حقیقت پائی جاتی ہے۔ جب اس کے ساتھ کوئی شخص کسی کام کو شروع کرتا ہے تو وہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہے اور اللہ کا نام دنیا کے زہر کے لئے تریاق ہے اس کے پڑھنے سے اس چیز کے نقصان اور ضرر دور ہو جاتے ہیں جس کے شروع میں یہ پڑھی گئی۔

بسم اللہ کو حضرت نوح علیہ السلام نے پڑھا تو ان کو طوفان سے نجات ملی۔ ہدہد کو بسم اللہ کی برکت سے تاج پہنایا گیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنے خط میں بلقیس کی طرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تو وہ فرمانبردار ہو کر حاضر ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ جس دن حضرت سلیمان علیہ السلام پر بسم اللہ شریف نازل ہوئی اس دن انہوں نے حکم دیا کہ تمام بنی اسرائیل سلیمان علیہ السلام کے پاس داؤد علیہ السلام کے محراب میں حاضر ہوں، اس حکم کو سنتے ہی تمام بنی اسرائیل محرابِ داؤدی میں جمع ہو گئے یہاں تک کہ عبّاد اور زہّاد اپنی اپنی خلوت گاہوں سے باہر نکل آئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے منبر پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لمعانۃ الامان یعنی تمام اُمتوں کی امان ہے۔

نسفی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے زمین کی طرف ایک سو چار کتابیں نازل کی ہیں۔ ساٹھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر اور تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور تورات سے پہلے بیس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور تورات بھی اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن حضرت محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام کتابوں کے معانی اور اصول اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جمع کر دئے اور تمام قرآن کے معانی و مطالب سورہ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کے

معانی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے معانی کو اس کی "بار" میں اور اس کا معنی ہے بی کان ما کان وبی یکون ما یکون " یعنی جو ازل سے ابتک ہوا وہ میرے ساتھ ہوا اور جو اب سے ابد تک ہو گا وہ بھی میرے ساتھ ہو گا۔

اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ "بار" کے معانی اس کے نقطے میں ہیں یعنی اس میں وحدت کی طرف اشارہ ہے اور وحدت عدم تعدد کا نام ہے، پس وہ ایک ہے اس کا کوئی ثانی نہیں۔

جاننا چاہئے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ کے حروف انیس ہیں اور دوزخ کے زبانیہ بھی، یعنی وہ فرشتے جو اس پر مسلط ہیں انیس ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ان زبانیہ سے نجات دیدتا ہے اور بسم اللہ کا ایک ایک حرف اس کے واسطے ڈھال ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر وراق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ...